صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر علی محمد چوہدری نقشبندی مجددی

18/23 نیو گرین ویو کالونی فیصل آباد فون 041-2639292

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا ○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ○

کرم کی بھیک ملے تو حیات بنتی ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نوازیں تو بات بنتی ہے
جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے
اُسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں ''کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر: 13) ''ترجمہ: کہ اِن لوگوں کی طرح ایمان لاؤ'' اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ''تم اِن لوگوں کی طرح ایمان لاؤ''۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ ایمان لے آئے تھے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ تو اس آیت مبارکہ میں ''اِن لوگوں'' سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ان میں بھی سب

سے پہلے ایمان لانے والے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ توحکم دیا جارہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لانا ہے۔ ان کا ایمان رب تعالیٰ کو قبول اور پسند ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان اسٹینڈرڈ ہے (Standard) یعنی ایمان کا معیار ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی ایمان قبول ہے۔ اگر ان جیسا ایمان لائیں گے تو حشر میں پھر ان کے ساتھ ہونگے۔ حدیث شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ جس کو جس سے مشابہت ہوگی اس کا حشر نشر اس کے ساتھ ہی ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں جس نے جس کی اقتداء کی فلاح پا گیا۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا وہ جنتی جس نے اس کو دیکھا وہ بھی جنتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے مصافحہ کیا وہ جنتی اور جس نے اس سے مصافحہ کیا وہ بھی جنتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والے ہیں اور ان سے مصافحہ کرنے والے ہیں لہذا سارے صحابہ رضی اللہ عنہم جنتی ہیں ان کا عقیدہ صحیح ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان جیسا عقیدہ اپنائیں اور جنتی ہوجائیں۔ جس کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح کا نہیں اس کے اعمال قبول نہیں۔

یوں عقائد تو بے شمار ہیں ان کا احاطہ کرنا کافی مشکل ہوگا۔ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے وقت سے لیکر آج تک جن عقائد میں فتور آ گیا ہے لوگوں نے جو عقائد بدل دیئے ہیں۔ اگر وہی صحیح کر لیں تو یہ بڑا کارنامہ ہوگا۔

جن عقائد کو لوگوں نے بگاڑ دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ رب تعالیٰ سے شدید محبت ہونی چاہئے۔ مخلوق سے محبت شرک اور بدعت ہے۔

2۔ علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علمِ غیب بے حد تھوڑا اور ناقص ہے۔

3۔ یا رسول اللہ کہنا شرک اور بدعت ہے۔ مدینہ منورہ جانا بدعت ہے اور قبر اقدس کو دیکھنا تو ایسا ہے جیسے بت کو دیکھنا۔

4۔ میلاد شریف منانا بدعت ہے۔ ہر بدعت جہنم میں لے جاتی ہے۔

5۔ ناموسِ رِسالت کی کوئی خاص اہمیت نہیں اگر کوئی شخص رِسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرتا ہے تو یہ صرف حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ اُسے کیا سزا دی جائے۔ انفرادی طور پر کوئی بندہ ایکشن (Action) نہیں لے سکتا۔

6۔ بزرگوں اور خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومنا شرک ہے

7۔ مالک و مختار ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کسی چیز

کے مالک ہیں نہ وہ کسی چیز کے مختار ہیں۔اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی کسی کو کچھ نہیں مل سکتا۔

8۔ شفاعت کی کوئی حقیقت نہیں۔ذرے ذرے کا حساب ہوگا۔

9۔ نعت شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھنا بدعت ہے۔

10۔ بیعت کرنا بدعت ہے۔

11۔ اسلام میں کوئی ''فرقہ'' نہیں ہے۔اگر ہیں تو سب برابر ہیں۔کسی ایک کو خصوصاً اہلِ سُنت و جماعت کو جنتی کہنا بدعت ہے۔

12۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نمبر ایک ماننا بدعت ہے۔

کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

یعنی چاروں خلفاء راشدین برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔

13۔ اعمال سے جنت ملتی ہے۔کسی اور وجہ سے جنت نہیں مل سکتی۔

14۔ ایصالِ ثواب کچھ نہیں۔کسی فوت شدہ آدمی کو کوئی شخص فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

15۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب زیادہ سے زیادہ اتنا ہو جتنا بڑے بھائی کا۔اس سے زیادہ ادب کرنا شرک ہے کیونکہ یہ شخص پرستی ہوگی جو کہ حرام ہے۔

16۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی سُن کر انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔

17۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی نہیں اور نبی بھی آسکتے ہیں۔

18۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور نہیں ہیں۔

19۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناضر نہیں ہیں۔

20۔ درود و سلام پڑھنا بدعت ہے:

یاد رکھیں! کہ دین میں یہ جو شرک ہے شرک ہے کہہ کے ڈرایا جا رہا ہے بالکل غلط ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت شرک نہیں کر سکتی۔ ہاں مال کی محبت میں گرفتار ہو سکتی ہے۔

دین میں نقص نکالنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ے ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نقص نکالنے سے تو بندہ دین ہی سے نکل جاتا ہے۔ ان مسائل کا مثبت جواب علماء اہلِ سُنت دیتے آرہے ہیں۔ مناظرے ہوتے ہیں۔ اکثر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ ہر فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم جیت گئے۔ مناظرہ سے عام طور پر مسلمان اور زیادہ الجھ (Confuse) ہو جاتے ہیں۔ اگر صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد اِن کے سامنے پیش کئے جائیں تو جلد یقین آجاتا ہے۔ ذیل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد سے مسئلہ کا حل بیان کیا جائے گا۔(اِن شاء اللہ) اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرنے والا ہے۔ ہدایت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

1۔ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مومن کی صرف اللہ سے شدید محبت ہوتی ہے۔ دیگر مخلوق سے محبت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ عقیدہ کا پہلا بنیادی نقص ہے۔ جبکہ اس کے خلاف قرآن مجید میں آیا ہے کہ اللہ سے محبت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو اور جہاد کرو ورنہ عذاب کے لئے تیار ہو جاؤ حدیث شریف میں ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں وہ بے ایمان ہے۔ اس ضمن میں دو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو عشرہ مبشرہ میں نمبر ''1'' اور نمبر ''2'' ہیں کا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا مجھ سے کتنی محبت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا ایمان ابھی نامکمل ہے۔ توجہ فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اب مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری

جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے ہیں فرمایا اے عمر! تیرا ایمان اب مکمل ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے محبت تو ایمان مکمل کر رہی ہے اور یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے محبت شرک ہے۔ کتنی غلط بات کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگو! مجھے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ محبت ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسے یوں بیان کر رہے ہیں۔

از خدا محبوب تر گردد نبی

یعنی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر نبی پاک ﷺ زیادہ محبوب ہیں۔

حضرات مومن بننے کے لیے نبی پاک ﷺ سے محبت ہونی چاہئے۔ جب مومن بن جائے تو اللہ تعالیٰ کے لئے خواہ اپنی جان و مال بھی قربان کر دے یہ لوگ توحید کی آڑ میں ہمیں نبی کریم ﷺ سے دور اور بدظن کرنا چاہتے ہیں۔ بڑے شیطان نے بھی چھوٹے شیطانوں کو یہی مشورہ دیا کہ مسلمانوں کو بے دین کرنے کے لئے ان کے دل سے روحِ محمد ﷺ یعنی محبت رسول ﷺ نکال دو۔ وہ پھر شیطانی ٹولہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اور تمہارے قابو میں آ جائیں گے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

اس لئے ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کریں۔ ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر بندہ ایمان سے خالی ہوتا ہے۔

مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دین
ہست حُبِّ رحمۃ للعالمین

2۔ علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کو ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی عطا سے بھی علمِ غیب نہیں:

کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب پر اعتراض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں آ گئے اور فرمایا ''جو چاہو پوچھ لو'' یہ وہی کہہ سکتا ہے جسے سارے علمِ غیب معلوم ہوں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرا باپ کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حلالی ہے یعنی اس کے باپ کا نام لیا۔ دوسرے نے بھی یہی پوچھا۔ آپ نے فرمایا تو حرام کا بیٹا ہے۔ ایک نے پوچھا میرا انجام کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہنم۔ لوگ ڈر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گھٹنوں کے بَل جھک کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کو نبی مانتے ہیں یعنی علم غیب جاننے والا۔

ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح سے لیکر شام تک سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے شروع سے لے کر قیامت تک کے سارے واقعات

بیان کردیئے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے جس کو یاد رہا وہ بڑا عالم ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ کیونکہ تم نے میری سواری کی مہار پکڑی ہوگی اور میں تیرے قدموں کی چاپ (پاؤں کی آواز) اب بھی سن رہا ہوں۔حالانکہ یہ چاپ (پاؤں کی آواز) لاکھوں سال بعد پیدا ہونی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تو اعتراض نہیں کیا وہ تو علمِ غیب مان رہے ہیں۔آؤ ہم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علمِ غیب مان جائیں اور عافیت پائیں۔کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب کا انکار منافق بنا دیتا ہے۔

بدر کی جنگ کے موقع پر ایک دن پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستر (70) کافروں کے قتل کی جگہ بتادی کہ کل وہ کافر یہاں مریں گے۔دوسرے دن صحابہ رضی اللہ عنہم قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ جہاں جس کافر کے مرنے کی جگہ بتائی تھی وہ کافر وہاں مرا پڑا تھا۔بڑے علم غیبوں میں تین علم غیب یہ ہیں کہ کون کہاں اور کب مرے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تینوں بتادیئے کہ وہ کافر اس جگہ پر کل مرے گا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان علم غیبوں کی تصدیق فرما رہے ہیں اعتراض نہیں کر رہے۔

اسی طرح ستر (70) کافر زندہ گرفتار ہوئے۔انہیں مدینہ منورہ لایا

گیا فیصلہ ہوا کہ وہ جرمانہ (فدیہ) دے کر آزاد ہو سکتے ہیں۔ ان قیدیوں میں حضرت عباس ؓ جو حضور اکرم ﷺ کے چچا جان ہیں وہ بھی تھے۔ ان سے کہا گیا کہ فدیہ دے کر آزاد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس مال نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چچا جان آپ کے پاس مال ہے۔ انہوں نے تین بار انکار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا آپ نے گھر سے چلتے وقت اتنا سارا سونا اپنی بیوی کو نہیں دیا تھا جو آپ نے مل کر مکان کے فلاں کونے میں دفن نہیں کیا تھا؟ حضرت عباس ؓ نے فرمایا آپ ﷺ سچے نبی ہیں۔ آپ ﷺ کو علم غیب ہے۔ نہ میں نے کسی کو بتایا، نہ میری بیوی نے کسی سے بات کی ہے۔ حضرت عباس ؓ کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے کہ آپ سچے نبی ہیں۔ یعنی علم غیب جاننے والے ہیں۔ علم غیب ماننے سے حضرت عباس ؓ کو ایمان نصیب ہوا۔ جنگ بدر میں کیونکہ کافر قریش کے بڑے سردار قتل ہوئے تھے سارے مکہ میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ دو آدمی مکہ سے باہر کسی پہاڑی پر بیٹھ کر بات کر رہے تھے کہ بہت کرکری ہوئی۔ اس کا بدلہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔ ایک نے کہا اگر میرے سر پر قرض نہ ہوتا تو میں یہ کام کر دیتا۔ دوسرے نے کہا کہ تیرے قرض کا میں ذمہ لیتا ہوں تو جا اور محمد (ﷺ) کو

قتل کردے۔ معاملہ طے پا گیا۔ اس شخص نے زہر میں بھگو کر تلوار تیار کر لی اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے گرفتار کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پوچھا کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگا کہ اپنے قیدی بھائیوں سے ملنے آیا ہوں۔ فرمایا: یہ تلوار زہر میں بھگو کر کیوں لائے ہو؟ کیا فلاں پہاڑی پر یہ فیصلہ کر کے نہیں آیا کہ مجھے قتل کرو گے۔ جب اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ظاہر ہوا تو وہ بھی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ وہاں تو لوگ علم غیب دیکھ کر مسلمان ہو گئے ہیں اور یہاں لوگ علم غیب کا انکار کر کے منافقت مول لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

3۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا، مدینے جانا، غلام بننا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگنا:

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو وصیت لکھوائی کہ میرا جنازہ پڑھ کر میری میت کو درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے جانا۔ وہاں عرض کرنا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام حاضر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبر کی جگہ چاہتا ہے۔ وہاں کافی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے انہوں نے وصیت پر عمل کیا۔ میت درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے گئے سب نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام حاضر ہے قبر

کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتا ہے۔جس کمرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس تھی اس کا دروازہ بند تھا۔کنڈا لگا ہوا اور تالہ لگا ہوتا تھا۔تالہ بھی خود بخود کھل گیا کنڈا بھی کھل گیا دروازہ بھی کھل گیا۔اندر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز آئی دوست کو دوست کے پاس آنے دو۔معلوم ہوا جو درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائے وہ دوست۔(جو نہ جائے وہ دشمن)۔جو غلام بنے وہ دوست (جو غلام نہ بنے وہ دشمن) جو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے وہ دوست (جو یارسول اللہ نہ کہے وہ دشمن) جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگے وہ دوست (جو نہ مانگے وہ دشمن) صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے عقائد سامنے آ گئے ہیں۔ایسے عقائد اپنا لو اور نجات پاؤ۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تکیہ کلام تھا اور ساتھ یہ بھی کہتے ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔

جو مدینہ منورہ چلا جاتا ہے اس کی شفاعت ہو جاتی ہے اور جو مدینہ منورہ نہ جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفا کرتا ہے۔

4۔ میلاد شریف منانا:

اللہ تعالیٰ نے خود میلاد شریف منایا جس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔مشرق مغرب اور خانہ کعبہ کے اوپر جھنڈے لگوائے۔خانہ کعبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کی طرف جھک گیا، بُت گر گئے، آتش کدے بجھ گئے،

ستارے زمین پر اُتر آئے، اتنا نور نکلا کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے مکہ میں بیٹھے ہوئے شام کے محلات اور بصرہ کی گلیوں میں چلتے اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں۔ ستّر ہزار (70,000) فرشتے اس گھر کے آس پاس اُتر آئے جنتی عورتیں آ گئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی ہر سوموار کو روزہ رکھتے اس بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا میں اس دن پیدا ہوا۔ میں اپنا میلاد مناتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا نہ شرک ہے نہ بدعت بلکہ سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عامرِ انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر آئے اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا گھر میں کون کون ہے اور کیا کر رہے ہو؟ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں میں اور میرے بیوی بچے ہیں اور میلاد شریف کی باتیں کر رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں تو دیکھ رہا ہوں اللہ کی رحمت کے سارے دروازے تیرے گھر کی طرف کھلے ہوئے ہیں۔ نیز فرمایا جو ایسا کریگا اس کے گھر کی طرف بھی رحمت کے دروازے

کھل جائیں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سو(100)اونٹ قربان کئے۔معلوم ہوا میلاد منانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی سُنت ہے اور عقیدہ ہے۔اے لوگو! تم بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح عقیدہ بنالو۔تمہارے گھروں کی طرف بھی رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔

5۔ ناموسِ رِسالت:

بدعقیدہ لوگ کہتے ہیں ناموسِ رِسالت کا اگر کوئی شخص جرم کرتا ہے یعنی گستاخی کرتا ہے۔توحکومت وقت کو ایکشن (Action) لینا چاہیئے۔یعنی اس کی پکڑ کرنی چاہیئے۔انفرادی طور پر کوئی شخص اس کا مجاز نہیں کہ ناموسِ رِسالت کے مجرم کو سزا دے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ حیات میں ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ نہ مانا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو قتل کردیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت نہ لی تھی۔اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تائید میں آیات مبارک نازل کیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کیا ہے۔ایک اور شخص جو کہ ہمیشہ نماز میں سورۃ عبس پڑھتا تھا گستاخی کی وجہ سے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بھی قتل کردیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تک نہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہے۔اے لوگو تم بھی ایسا عقیدہ اپناؤ۔

ورنہ گستاخی رسول ﷺ تو کئی حکومتیں خود کراتی ہیں انہوں نے کیا ایکشن (Action) لینا ہے۔

6۔ ہاتھ پاؤں چومنا:

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے ایک کافر کو اسلام پیش کیا۔ اس نے یہ معجزہ مانگا کہ وہ درخت چل کر آئے اور آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دے۔ حکم کرنے پر درخت چل کر آ گیا اور کافر کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لے لوں؟ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں آپ ﷺ کو سجدہ نہ کروں؟ آپ ﷺ نے اجازت نہ دی۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ وہاں موجود تھے تقریباً (313)۔ انہوں نے بھی آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ معلوم ہوا ہاتھ اور پاؤں چومنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہے۔ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ہاتھ اور پاؤں چومتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اپنی ماں کے پاؤں چومے گا۔ وہ جنتی ہو جائیگا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول للہ ﷺ میری ماں تو فوت ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ماں کی قبر کو پاؤں کی طرف

سے چوم لے تُو بھی جنتی ہوجائیگا۔ ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری ماں کی تو قبر بھی مٹ گئی ہے۔ مجھے معلوم نہیں وہ کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ سے قبر کی لکریں کھینچ لو اور پاؤں کی طرف بوسہ دے دو تم بھی جنتی بن جاؤ گے۔

7۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک ومختار ہیں:

کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم اور مالک ومختار نہیں مانتے بلکہ اسے شرک اور بدعت کہتے ہیں۔اس کے خلاف قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم نہ مانے وہ مومن نہیں ہوسکتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری حکومت آسمانوں اور زمین پر ہے۔میرے دو وزیر آسمانوں میں ہیں اور دو وزیر زمین پر ہیں۔آسمانوں میں دو وزیر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں زمین پر وزیر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مجھے کائنات کے سارے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں ہیں۔میری زبان کو کن کی زبان بنایا ہوا ہے۔جو کہہ دوں وہ ہوجاتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں تو سارے پہاڑ سونے کے بن جائیں اور اگر میں کہوں تو وہ میرے ساتھ بھی چلیں۔

خالقِ کل نے مالکِ کل بنا دیا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ’’جو چاہو مانگ لو‘‘ یہ فقرہ وہی کہہ سکتا ہے جس کے قبضہ میں کائنات کے سارے خزانے ہوں اور وہ اس کا مالک ومختار بھی ہو

صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہر قسم کی چیزیں مانگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ’’نہ‘‘ نہیں کی۔ ہر ایک کی جھولی بھری کسی نے جنت مانگی، کسی نے حافظہ مانگا، کسی نے ایمان، کسی نے شفاء، کسی نے فتح، کسی نے علم، کسی نے بارش، کسی نے رزق مانگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک کو عطا کیا۔ یاد رکھیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک ومختار ہونگے تو عطا فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار ماننا ضروری ہے ورنہ ایمان ہی نہیں ہوگا۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا و رب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائق بخشش)

8۔ شفاعت کرنا:

یہ سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ’’نال شفاعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھٹسی

عالم سارا ہو'' ، لیکن بعض فرقے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا'' اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کے لئے بخشش کی دعا کرو' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جنت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے جنت عطا کر دی۔

ایک اور آیت میں ہے'' کہ اے لوگو جب تم گناہ کر لو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس چلے جاؤ وہاں توبہ کرو۔ اگر وہ تمہاری شفاعت کردیں گے تو میں (اللہ تعالیٰ) تمہیں بخش دونگا(سورۃ النساء ،آیت نمبر:64)۔ وصال شریف کے بعد ایک صحابی رضی اللہ عنہ قبر اقدس پر حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری شفاعت فرمائیں ۔ قبر اقدس سے آواز آئی اے صحابی رضی اللہ عنہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ معلوم ہوا آپ حیات بھی ہیں اور شفاعت بھی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی رضا دے رکھی ہے(سورۃ والضحیٰ)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کیا لے کے راضی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں رہ گیا ۔ قیامت کے دن حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے بندوں کی اور ساتھ ہی انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی شفاعت کریں گے۔

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ علیہ السلام کو حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو برحق سمجھتے تھے۔شفاعت سے انکار منافق بناتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعا سے ستر ہزار (70,000) ایسے لوگ جو جہنمی بن چکے ہوں گے وہ بخشے جائیں گے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دعا سے بنی تمیم کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگ بخشے جائیں گے۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے سر سجدے میں رکھ کر اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش کی دعا کی۔

9۔ نعت شریف:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعت عطا ہوئی ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد

نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ممبر باہر نکال کر صحن میں رکھو اور حکم دیا اے حسان! اس کے اوپر چڑھ کر نعت پڑھو نعت شریف سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جھومے اور اپنی چادر مبارک تحفہ میں دی۔ معلوم ہوا نعت پڑھنا سُنتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے اور سننا اور داد دینا سُنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نعت شریف پڑھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو دعائیں دیتے اور بشارتیں دیتے تھے۔

10۔ بیعت ہونا:

سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیعت تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وفات پائی تو سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیعت ہوئے اس میں بیعت اسلام بیعت حرب اور بیعت تقویٰ سبھی شامل ہیں۔ طریقت کے سارے سلسلوں کے شجروں میں پہلے تین یا چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام آتے ہیں۔ وہ خود بھی بیعت ہوئے اور پھر دوسروں کو بھی بیعت کیا کرتے تھے۔

11۔ اسلام میں فرقے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے تہتّر (73) فرقے ہوجائیں گے۔ ان میں سے بہتّر (72) تو جہنمی ہونگے اور ایک جنتی ہوگا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنتی فرقے کا نام کیا ہے؟ فرمایا اس کا نام اہلِ سُنت وجماعت ہے اس میں ''میں'' ہوں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو فرقوں کا انکار کرتا ہے یا سب کو برابر سمجھتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کا انکاری ہے۔

12۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نمبر ''1'' ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کا ایمان ساری اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایمان سے بھاری ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی ایک نیکی ساری اُمت کی نیکیوں پر حاوی ہے۔ وہ سب سے بڑا متقی، سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ اعمال کرنے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا امامت نہیں کرا سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جو مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ سے اچھا کہے گا میں اس پر جھوٹے ہونے کا مقدمہ کراؤں گا اور اَسّی (80) کوڑے لگواؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ کاش! میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

13۔ اعمال سے جنت نہیں ملنی:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہونا ہے جس کا سبب شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور جنت میں درجہ

اعمال کی وجہ سے ملنا ہے۔ اعمال جنت میں داخلہ نہیں کرا سکتے ۔ یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت کب آئے گی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے ۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس اعمال کا ذخیرہ تو بہت کم ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تیری محبت ہے۔

14۔ ایصالِ ثواب:

ایصالِ ثواب جائز ہے ۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی میری ماں فوت ہو گئی ہے میں اس کے ایصالِ ثواب کے لئے کیا کروں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پانی کی کمی ہے کوئی کنواں کھدوا دو ۔ اس نے کنواں کھدوا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تک انسان ، جانور اور پرندے اس سے پانی پیتے رہیں گے ۔ تیری ماں کو ثواب ملتا رہے گا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے اپنی ماں کے ایصالِ ثواب کے لئے اپنا باغ وقف کر دیا۔

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے کہ میرا باپ مر گیا ہے اس

نے وصیت کی تھی کہ میرے لئے سو(100)غلام آزاد کرنا۔ میرے بھائی نے پچاس (50) غلام آزاد کردیئے ہیں ۔کیا میں بھی پچاس (50) غلام آزاد کروں؟ کیا اس کا ثواب میرے باپ کو پہنچے گا کہ نہیں؟ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کا باپ کافر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کافر کو کوئی ثواب نہیں مل سکتا۔ ہاں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسے ضرور ثواب ملتا۔ خواہ اس کے لئے غلام آزاد کئے جائیں یا نفل پڑھے جائیں، حج، عمرہ، تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچایا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اکثر لوگ ایصالِ ثواب کی وجہ سے ہی بخشے جائیں گے۔ ان کے درجات بلند ہونگے۔ ان کے گناہ ختم ہوجائیں گے۔

15۔ ادبِ رسول ﷺ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کا بہت ادب کرتے ان کے سامنے آواز تک اونچی نہ کرتے۔ ان ﷺ کے ادب پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جان قربان کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر قضا کردی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پچھنے کا خون دیا کہ کہیں ایسی جگہ رکھ آؤ کہ بے ادبی نہ ہو۔ اس نے خون مبارک پی لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خون پینے کی وجہ سے تیری نسل میں کوئی جہنمی نہیں ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی پیتے منہ پر ملتے ۔تھوک تک اُٹھا لیتے اور منہ پر مل لیتے ۔ بال مبارک ادب کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ۔

16۔ انگوٹھے چومنا:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے انگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگاتے اور ساتھ درود شریف پڑھتے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھا جانا اور فرمایا جو ایسا کرے گا وہ دوڑ کر میرے ساتھ جنت میں جائیگا۔ دیگر حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ جو انگوٹھے چومتا ہے اسکے گناہ مٹ جاتے ہیں شفاعت نصیب ہوجاتی ہے اور وہ جنتی بن جاتا ہے

17۔ ختم نبوت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم کر دی ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اگر میرے بعد کوئی نبی آتا تو وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوتے ۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم تو میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ختم نبوت کی حفاظت بھی مسلمانوں پر فرض ہے۔

18۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں (ایک کے بعد دوسری) آئیں تو انہیں ذوالنورین کہا جانے لگا۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں دونوروں والا کہتے۔ اگر بیٹیاں نکاح میں آئیں تو خاوند ذوالنورین بن جائے تو جو بیٹیوں کا باپ ہے وہ نور نہ ہوگا ضرور ہوگا۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اسی طرح ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے رب نے کونسی چیز پیدا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے صحابی اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تیرے نبی کا نور سب سے پہلے پیدا کیا پھر اس کے نور سے ساری مخلوق بنی۔

19۔ حاضروناظر ہونا۔

مدینہ منورہ سے بہت دور جنگ ہورہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے جنگ کے حالات بتادیئے۔ کہ اب جھنڈا فلاں صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ وہ شہید ہوگئے ہیں۔ اب جھنڈا ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا ہے۔ وہ بھی شہد ہوگئے ہیں۔ اب جھنڈا اللہ کی تلوار (یعنی خالد

بن ولید رضی اللہ عنہ) نے پکڑ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ جب لشکر واپس آیا تو بعینہ وہی چیزیں بتائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کے بارہ میں بتائی تھیں۔ معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانہ پر رکھا۔ اس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی اور مجھے دنیا کے سارے واقعات جو ہو گئے تھے ہو رہے ہیں اور جو ہونگے میرے سامنے آ گئے ۔ گویا کہ میری ہتھیلی پر رائی کے دانہ کے برابر۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاہد یعنی گواہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر واقعہ کے گواہ ہیں گویا وہاں موجود ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کا سردار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو بنا کر نہاوند کی جنگ کیلئے بھیجا۔ دشمن پہاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنے والے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے وہاں سے پکارا ''یا سارية الجبل '' اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ آواز سن کر پہاڑ کی جانب متوجہ ہوا تو ایک لشکر کو دیکھا۔ فوج کو پہاڑ پر جانے کا حکم دیا۔ دشمن کو شکست اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر و ناظر ہیں۔ مدینہ منورہ میں بھی ہیں اور کئی سو میل

دور لشکر کی قیادت بھی کر رہے ہیں۔

21۔ درود وسلام:

دوسرے فرقے والے درود وسلام پڑھنے سے روکتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ جیسے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتویٰ سے ظاہر ہے۔

سوال: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے والا مسلمان کافر ہے۔ اگر کافر ہے تو کس حالت میں۔ نیز ایک مسلمان مولوی بغیر سوچ سمجھے کسی مندرجہ بالا الفاظ کہنے والے کو کافر کہہ دے تو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

جواب: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے والے کی نیت پر حکم ہے۔ اگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر وناظر جانتا ہے تو شرک لازم آئے گا۔ اگر بغیر حاضر وناظر جانے کے کہے تو شرک نہیں بدعت ہے۔ کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ تعلیم نہ تھی نہ عہد خلافت میں رواج تھا لہذا یہ بدعت ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ صفحہ 358)

نعوذ باللہ اس فتویٰ میں درود پاک پڑھنے کو بدعت وکفر کہا گیا ہے۔

قرآن وحدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے بے شمار فضائل وارد ہوئے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درود وسلام یہ تھا۔ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ'' کا

پڑھنا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت مبارکہ ہے۔حوالہ(1)نسیم الریاض جلد 3صفحہ 454(2)رسائل ابن تیمیہ صفحہ 16(3)نسیم الریاض شرح شفا(4)زرقانی علی المواہب صفحہ 331

درودوسلام کے فوائد: درودوسلام ہی بندے کوسُنی بناتا ہے۔

1: درودشریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس (10) بار درود پڑھتا ہے۔دس (10) گناہ معاف کرتا ہے۔دس (10) نیکیوں کا اضافہ کرتا ہے۔دس (10) درجات بلند کرتا ہے۔

2: درودشریف پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا۔

3: فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

4: حشر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب وہ شخص ہوگا جس نے زیادہ درودشریف پڑھا ہوگا وہی شخص امن میں ہوگا۔

5: درودشریف پڑھنے والے کے لئے درودشریف پل صراط پر نور ہوگا اور اسے پار کرنے کا وسیلہ ہوگا۔

6: اگر دعا کے آگے اور پیچھے درودشریف نہ ہوتو دعا معلق ہوجاتی ہے۔آگے پیچھے درودشریف ہونے سے دعا بارگاہِ الٰہی میں جا کر قبول ہوتی ہے۔

7: جس نے دنیا میں ایک بار درودشریف نہ پڑھا وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا خواہ بے شمار نیکیاں اس کے پاس ہوں۔